اس کی آواز نے ظلمت کا جگر چاک کیا

صدف دہر میں اک گوہر یکتا تھا وہ
فرد تھا، علم و عزیمت میں یگانہ تھا وہ

لحن سے اس کے فصاحت کا چمن کھلتا تھا
حسن ابلاغ کی مہکی ہوئی دنیا تھا وہ

فصحا موجیں ہیں تقریر و تکلم کی، مگر
دیکھنے والوں کا کہنا ہے کہ دریا تھا وہ

اس کی محفل میں بلاغت بھی تھی نقش دیوار
حرف و مفہوم سماعت تھے کہ گویا تھا وہ

اس نے تخلیق کیا اپنا ہنر، اپنا دوام
وہ خود اک دور تھا، آپ اپنا زمانہ تھا وہ

اس کی آواز نے ظلمت کا جگر چاک کیا
جبر افرنگ میں جرأت کا اجالا تھا وہ

حلقہ در حلقہ کٹی جور خزاں کی زنجیر
آبِ شمشیر کا بہتا ہوا دھارا تھا وہ

وہ موحد کہ رہین غم ہستی نہ ہوا
خس و خاشاک ہوس کے لئے شعلہ تھا وہ

چشم بیدار سے تھا رنگ فشاں عہدِ بہار
اپنے امروز میں فردا کا اشارا تھا وہ

کوئی باور نہ کرے گا وہ سخن کا اعجاز
شاید اب کوئی نہ سمجھے گا کہ کیسا تھا وہ

چاہتا تھا کہ کہوں اس کو مثیل سحباں
دل نے ٹوکا کہ خطابت میں تو یکتا تھا وہ

شفقت اس کی تھی ہر عالی و عامی کو محیط
دہر میں حسنِ اخوت کا جریدہ تھا وہ

اس کے کردار میں شامل تھے جلال اور جمال
بحرِ مواج تھا، نغمات کا جھرنا تھا وہ

وہ عزیمت کہ صلابت کو پسینہ آجائے
گویا اسلاف کی عظمت کا نمونہ تھا وہ

علم و حکمت کو دیئے اس نے جنوں کے انداز
حکمتِ عشق کا بے مثل خزینہ تھا وہ

عکس در عکس تھی اس حسن تکلم کی بہار
آئینہ خانۂ کردار میں چہرہ تھا وہ!

پروفیسر اسلم انصاری (ملتان)